اداریہ:

عزاداری حسین مظلوم کی اہمیت وافادیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران میں مورخہ ۲۹/اکتوبر ۲۰۱۳ء کو علماء وذاکرین کی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا تاکہ ماہ محرم میں عزاداری کی عظمت کے پیش نظر تبادلہ خیال اور فکری یکسوئی کا اہتمام کیاجاسکے۔ ہندوستان میں مقیم معظم رہبری کے نمائندہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین مہدی مہدوی پور نے معزز علماء ومحترم ذاکرین سے اپنے خطاب کے دوران مختلف مفید وکارآمد باتوں کی طرف اشارہ کیا جس کی افادیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسے فصلنامہ راہ اسلام کے اداریہ کی حیثیت سے پیش کیا جارہا ہے۔ اس خطاب کے علاوہ بعض مقررین کے مقالات بھی اس شمارہ میں شامل ہیں۔(ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللهَ وَكَفَى بِاللهِ حَسِيبًا'' [۱]

ترجمہ: وہ لوگ اللہ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں اور دل میں اس کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ حساب کرنے کے لئے کافی ہے۔

اپنی گفتگو کے آغاز میں آج کے اس گرانقدر وعظیم اجتماع میں جس میں، دانشور حضرات، معارف الٰہی کو بیان کرنے والے، مبلغین اور خطباء و ذاکرین موجود ہیں، اپنی بے انتہا مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مجمع جہانی اہلبیت اور اسلامی جمہوریہ ایران کے سفارتخانہ سے وابستہ کلچر ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز مہمانانِ گرامی قدر اور علمائے عالی قدر کی تشریف آوری کا بھی خیر مقدم کرتا ہوں۔

آپ مبلغ حضرات کے امور، مقاصد اور حاصلہ نتائج بہت ہی مقدس ہیں۔ظاہر ہے دین کی تبلیغ ،حصول روز گار ومعاش کا ایک ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک شرعی فریضہ اور عبادت ہے یہ انبیاء واولیاء علیہم السلام کا کام رہا ہے، لوگوں کے لئے سب سے پہلے مبلغ انبیاء علیہم السلام ہی رہے ہیں اور آپ حضرات انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔

یہ آپ حضرات ہی ہیں جولوگوں کو ان کے پروردگار، انبیاء، قرآن کے احکام وفرامین اور معاد وقیامت وغیرہ سے روشناس کراتے ہیں، یہ آپ ہی حضرات ہیں جو انہیں اہلبیت علیہم السلام کے فضائل ومناقب اور سیرت سے واقف کراتے ہیں، یہ آپ ہی حضرات ہیں جنہوں نے اہلبیت علیہم السلام کی یاد

اور ان کی مظلومیت کو دلوں سے محو نہیں ہونے دیا ہے۔

آپ اپنی مجالس، تقاریر اور بیانات، مرثیہ خوانی اور نوحہ وسینہ زنی کے ذریعہ اہلبیت علیہم السلام کی محبت کے جذبہ کو لوگوں کے دلوں میں قائم رکھتے ہیں ، یہی آنسو اور گریہ وبکائ، نوحہ جات ومراثی اور مجالس عزاء ہیں جنہوں نے مذہب اہلبیت علیہم السلام کو باقی رکھا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی النَّاسِ مَنْ یَفِدُ اِلَیْنَا وَیَمْدَحُنَا وَیَرْثِیْ لَنَا۔'' ۲؎

یعنی خداوند عالم کا شکر ہے کہ اس نے لوگوں کے درمیان ایسے افراد قرار دیئے ہیں جو ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری مدح وثنا یا نوحہ ومرثیہ خوانی کرتے ہیں۔

آپ جو اہلبیتؑ اور پیغمبر اسلامؐ کی مدحت کرتے ہیں یہ جان لیں کہ پیغمبر اسلامؐ اور اہلبیت علیہم السلام کی سب سے پہلے مدحت سرائی کرنے والا خداوند عالم ہے، اسی لئے پیغمبر اسلامؐ نے عرش معلیٰ پر مشاہدہ فرمایا کہ وہاں لکھا ہوا تھا:

''اِنَّ الْحُسَیْنَ مِصْبَاحُ الْھُدیٰ وَسَفِیْنَۃُ النَّجَاۃِ۔'' ۳؎

یعنی بے شک حسینؑ چراغ ہدایت اور کشتیٔ نجات ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ لوگ اپنے دین، اپنے اخلاق اور اپنے احکام وفرامین کی تعلیم آپ لوگوں سے لیتے ہیں اس لئے آپ حضرات کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔

آپ ایک فکری تحریک کو ایجاد کرسکتے ہیں اور ایک فکری کلچر ترتیب دے سکتے ہیں، آپ حضرات اخلاق اور آداب ورسوم قائم کرسکتے ہیں اور ساتھ ہی لوگوں کے اخلاق اور ان کے طرزعمل اور طریقہ زندگی کو تبدیل کرسکتے ہیں، چنانچہ معاشرے کی اصلاح اور اس کی تعمیر میں آپ کا کردار بہت اہم اور مقدر ساز ہے لہٰذا میں آپ حضرات سے خلاصہ کے طور پر کچھ باتوں پر توجہ اور خیال رکھنے کی گزارش کروں گا:

(۱) خدا کے فضل وکرم سے آج ہندوستان کے شیعہ معاشرے میں ذاکری وخطابت ہر دلعزیز اور عوام پسند ہے اور اس کا اپنا ایک منفرد مقام ومرتبہ ہے۔ اس قوم کے جوان بڑے ہی اہتمام ودلچسپی کے ساتھ اس سلسلہ میں کافی وقت صرف کرتے ہوئے مقررین وذاکرین حضرات کی تقریروں کو بڑے انہماک سے سنتے اور محظوظ ہوتے ہیں اور اس بابت کسی بھی تھکن اور

اکتاہٹ کا احساس نہیں کرتے ہیں لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کتابوں سے زیادہ لوگوں کے درمیان ذاکری وخطابت اثر رکھتی ہے، چنانچہ اس موقع کا بطرز احسن استفادہ کرتے ہوئے حلال وحرام پر مبنی اسلامی تعلیمات کو بیان کیا جانا چاہئے تاکہ لوگوں کے ایمان میں اضافہ ہو اور ان کے اخلاق میں تبدیلی آئے۔

(۲) شیعہ ثقافت میں تحریک حسینی اور مظلوم کربلا کی عزاداری کی جڑیں شیعہ ثقافت میں بہت گہری ہیں۔

انقلاب عاشورہ کے دو پہلو ہیں: ایک غم انگیز پہلو جو اہل بیت رسولؐ پر پڑے مصائب سے سے متعلق ہے جن میں سرفہرست امام برحق حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام، جوانان بنی ہاشم اور آپؑ کے اصحاب باوفا کی شہادت شامل ہے کہ جن کے سبب بشریت قیامت تک سوگوار وعزادار رہے گی زمانہ قیامت تک ماتم دار رہے گا اور آنسو بہاتا رہے گا۔

انقلاب عاشورا کا دوسرا پہلو ایسی نصیحت وسبق پر مبنی ہے کہ جس سے ہمیں کچھ سیکھنے اور مقصد حسینیؑ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ امام علیہ السلام نے یہ انقلاب کیوں برپا کیا اور اس راہ میں کیوں شہادت سے ہم آغوش ہوئے ؟ اور فرمایا کہ ''خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِیْ اُمَّةِ جَدِّیْ۔'' [۴]

یعنی میں اپنے نانا کی امت کی اصلاح کے لئے نکلا ہوں۔

آپؑ نے دین کی بقاء اور امت کی اصلاح کے لئے انقلاب برپا کیا۔ لہٰذا لوگوں کے لئے عاشور کے سبق اور مقصد کو جو کہ عزت وسربلندی، حریت پسندی ووفاداری اور ایثار وشہادت طلبی کا درس ہے، ہمیں بیان کرنا چاہئے۔

(۳) مراسم عزاداری اور آداب مجلس وعزاء ایسے ہوں جو شیعہ چہرے کو داغدار نہ بنائیں تاہم ہمارے رسوم عزا ایسے ہوں کہ ہم دوسروں کی تکلیف و پریشانی کا سبب نہ بنیں۔ اس سلسلہ میں پڑوسیوں کا خیال رکھا جانا چاہئے، خاص کر یہ کہ آدھی رات تک لاؤڈ سپیکر کی آواز سے دیگر افراد، خاص کر غیر مسلموں کے لئے تکلیف وآزار کے اسباب فراہم نہ کئے جائیں۔

(۴) آج عالم اسلام میں سب سے زیادہ ضروری اور اہم مسئلہ، اسلامی اخوت واتحاد کی تقویت واستحکام اور اس کی نگہداشت کا ہے۔ آج پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ اسلام دشمن عناصر فتنہ پھیلانے کے درپے ہیں، البتہ یہاں میرا مقصد، وہابیوں کے ساتھ اتحاد نہیں ہے کیونکہ وہی فتنہ وفساد

کے باعث وعامل ہیں، لیکن ہمیں اہل سنت حضرات کی اکثریت کے ساتھ جو کہ ہمارے دینی بھائی ہیں ، کوئی پریشانی نہیں ہے اور دشمن کا منصوبہ یہ ہے کہ لکھنؤ سمیت دیگر شہروں میں شیعہ سنی فساد کروایا جائے ، لہٰذا ہمیں ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے تا کہ دشمن کو کوئی بہانہ یا موقع نہ مل سکے۔

اگر کسی نے عزاداروں پر ایک پتھر پھینک دیا تو ایسا نہ ہو کہ شیعہ حضرات بھی حملہ کر دیں اور دکانوں اور گھروں کو نذر آتش کر دیں کیونکہ دشمن تو چاہتے ہی ہیں کہ موقع سے فائدہ اٹھائیں اس کے بعد وہ جوابی کاروائی کرتے ہوئے شیعوں کے سیکڑوں گھروں کو آگ کے حوالے کر دیں، اس سلسلے میں رہبران قوم کو ہوشیار رہنے اور لوگوں کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ انتہا پسند وہابی گروہ دنیا میں کیا کر رہے ہیں، شام وعراق اور پاکستان وغیرہ میں وہ کیا کارنامے انجام دے رہے ہیں اور خوشی کی بات یہ ہے کہ شیعہ حضرات اس طرح کی تشدد آمیز کاروائیوں اور جھگڑوں میں کبھی نہ ملوث رہے ہیں اور نہ ہی کبھی اس طرح کے کام انجام دیں گے۔

(۵) ایک اور موضوع خود شیعہ عوام اور علماء کا آپسی اختلاف سے دوری اختیار کرنے ہے، میں نے اس سے پہلے عرض کیا تھا کہ رہبر انقلاب اسلامی (حفظہ اللہ) کی نظر میں شیعہ علماء کے درمیان اتحاد ایک اہم ضرورت اور حتمی فریضہ ہے۔ اگر کوئی عالم یا مبلغ منبر پر عوام الناس کے درمیان اعلانیہ طور پر کسی دوسرے شیعہ عالم دین کی برائی کرے اور اس کی عزت پر کیچڑ اچھالے تو یہ کام شرعی طور پر حرام ہے، اگر کوئی اختلاف پایا جاتا ہے تو خصوصی نشست میں اس پر گفتگو ہونی چاہئے ، کیونکہ اگر ایک عالم کسی دوسرے عالم کے خلاف اور وہ دوسرا عالم بھی اس کے خلاف بذریعہ تقریر برائی کرے گا تو لوگ مولویت وروحانیت اور علماء سے بدظن ہوجائیں گے اور ان سے دور ہوجائیں گے ، علاوہ ازیں ہمارے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو جھٹلاتے پھریں اور آپس میں برائی بیان کریں، بلکہ ہمیں ایک دوسرے کا حامی و مددگار ہونا چاہئے۔

(۶) جوان نسل کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، آج ان کے ذہنوں میں بہت سارے سوالات اور مطالبات ہیں ، ان کے افکار ، بزرگوں اور سن رسیدہ (پرانے خیالات والے) افراد سے مختلف ہیں، ممکن ہے کہ ان کے ذہن میں شبہات موجزن ہوں لہٰذا تقاریر کے علاوہ ان کے لئے

درس کا اہتمام ہونا چاہئے۔ یہ کام دینی مکاتب ومدارس کے ذریعے بہتر طور پر انجام پاسکتا ہے اور اس کی اہمیت وضرورت کو شہری اور دیہی علاقوں میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ اصل دینی شناخت انہیں مکتبوں اور مدرسوں کے ذریعے ہی انجام پاتی ہے۔

(۷) دور دراز کے عقب ماندہ علاقوں میں تبلیغ کے مسئلہ کو بھی بھلانا نہیں چاہئے، کیونکہ ایسے سیکڑوں دیہی علاقے موجود ہیں کہ جن کے عوام میں مبلغ کو بلانے کی استطاعت نہیں پائی جاتی ہے اس لئے مبلغین کرام انہیں سہارا دیں،وہ ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں ایتام آل محمدؐ میں شمار کیا جاتاہے۔ آپ کے کام (تبلیغ دین) کی برکت ان عقب ماندہ علاقوں میں تبلیغ کرنے میں مضمر ہے اور انشاء اللہ سرکار سید الشہداء علیہ السلام کی نظرعنایت آپ حضرات کے شامل حال ہوگی۔

میں اپنے بیان کے اختتام پر بھی آپ سبھی حضرات کا شکریہ ادا کرتاہوں اور دعا کا طالب ہوں۔

مہدی مہدوی پور

۲۳/ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

حوالے:

۱۔سورۂ احزاب، آیت ۳۹

۲۔وسائل الشیعہ، ج ۱۴،ص ۵۹۹

۳۔عیون اخبار الرضاؑ،ج ۲ ،ص ۶۲

۴۔مقتل خوارزمی، ج ۱،ص ۱۸۸